بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲	۱۴ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۲۶ شوال ۱۳۶۳ھ	۱۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱/۲-۴ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے دانت میں درد کل کی نسبت کم ہے۔ لیکن حرارت زیادہ ہے۔ کل ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے رات کے وقت دانت کا معائنہ کیا اور نکلوانے کا مشورہ دیا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی طبیعت میں کمزوری محسوس کرتی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔۔۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا کے متعلق آج کی رپورٹ یہ ہے کہ رات سے بخار میں کمی ہے۔ اور قے اور تشنج میں بھی کمی ہے۔ مگر کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں ۔۔۔ صاحبزادہ سلیم احمد سلمہ ابن جناب مرزا رشید احمد صاحب کے متعلق ایکسرے کے نتیجہ سے پتہ لگا ہے کہ سر کی ہڈی سلامت ہے۔ مگر زخم بہت لمبا اور جلد بُری طرح کٹی ہوئی ہے۔ عام حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔۔۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی محمد حسین صاحب حلقہ منٹگمری و چک ۶/۱۱ سے واپس آگئے ہیں ۔۔۔ آج عصر کے وقت چودھری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی لڑکی امۃ القدیر قدسیہ بیگم صاحبہ ...

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ ۲۶ شوال ۱۳۶۳ھ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ جب بے رب ھب لی ملکا لا ینبغی من بعدی انک انت الوھاب (ص) یعنی اے رب مجھے ایسی سلطنت بخش جو میرے بعد کسی اور کو نصیب نہ ہو۔ تو تو بڑا بخشنہار ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ بھلا اتنے بڑے نبی اور یہ دعا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ تو انسانی فطرت ہے کہ انسان ہر خوبی اور بڑائی کو اپنی ذات سے وابستہ کرنا چاہتا ہے۔ اس تین ہزار سال پہلے نبی کی دعا کے متعلق جو اصحاب کہتے ہیں۔ کہ سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ اپنے پیر و مرشد یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے عمل کو دیکھ لیں۔ کہ حضور ہر بات میں سبقت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سلسلہ کی ہر بھلائی کے لئے اتنے حریص ہیں کہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ سب کام سب ترقیاں میرے زمانہ اور میرے عہد خلافت میں ہی ہو جائیں۔ نئی مساجد بن رہی ہیں۔ پرانی کی توسیع ہو رہی ہے منارہ کی تکمیل کر دی۔ ہر وقت یہ فکر ہے۔ کہ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہ رہے۔ کہ وہاں احمدی مبلغ نہ پہنچ چکا ہو۔ سلسلہ کی آمد اتنی بڑھ جائے۔ کہ اس پر آئندہ تنگی نہ آسکے۔ ہر جگہ درس جاری ہو جائیں۔ احمدیہ پریس مضبوط ہو جائے۔ جماعت کے تقوےٰ اور نیکی کا معیار نہایت بلند ہو جائے۔ احمدی تجارتیں اور کارخانے جاری ہو جائیں قادیان کی ترقی ہو جائے۔ آئندہ کے لئے علماء اور کارکن تیار ہو جائیں۔ تعلیمی ادارے قائم ہو جائیں۔ نظام سلسلہ نہ صرف انہوں نے بنایا بلکہ یہ دھن ہے۔ کہ وہ ایک کامل اور مکمل نظام ہو جائے۔ بلکہ آئندہ کے خلفاء اور آئندہ کے انتظام کے لئے بھی ابھی سے قوانین تیار کر دیئے تقریر۔ تحریر۔ تفسیر ہر بات میں ہر آئندہ خلیفہ سے بڑھنے کی کوشش میں ہیں سلسلہ کی دنیاوی اور دینی ترقی جو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہوتے ہوتے ہو جائے گی۔ وہ اس فکر میں ہیں۔ کہ آج اور میرے زمانہ میں ہی ہو جائے۔ غرض ہر طرف ایک طوفان برپا ہے۔ نہیں چاہتے کہ کوئی امر نیک ایسا ہو جو میرے عہد خلافت میں تکمیل اور تکمیل نہ پاوے۔ تبلیغ ہو تو ایسی ہو تعلیم ہو تو ایسی ہو۔ انتظام ہو تو ایسا ہو رعب ہو تو ایسا ہو۔ جماعت کی روحانیت ہو تو ایسی ہو۔ کہ آئندہ کے لئے اسی لائن پر یہ جماعت کام کرتی رہے۔ اور میں ہر بات کا ہیڈ ہر بات کا موجد اور ہر بات میں لیڈر ہوں۔ اور فتح کا سہرا میرے سر بندھے۔ بس اسی کے معنے یہ ہیں۔ کہ لا ینبغی لاحد من بعدی۔ آپ روزانہ نظارہ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اور پھر اعتراض کرتے ہیں سلیمان علیہ السلام پر انہوں نے تو دعا ہی کی تھی۔ یہاں تو عملی کارروائی بھی جاری ہے۔ تعجب ہے کہ آپ کو اپنے سامنے کا نظارہ نظر نہیں آتا۔ اور ۳ ہزار سال پہلے کی ویسی ہی ایک دعا آپ کو کھٹکتی ہے۔ اولوالعزم فطرتیں اگلے زمانوں کا انتظار نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ تمام نیکی اور بھلائی اور ترقی آپ سمیٹنا چاہتی ہیں۔ پس یہ تو فطرت انسانی ہے۔ کہ ہر انسان اپنی ذات کے ساتھ کوئی نہ کوئی اعلےٰ خوبی یا کمال وابستہ کرنا چاہتا ہے۔ اور عزیز مخصوص کرنا پسند کرتا ہے۔ وہی فطرتی جذبہ یہاں بھی ہے۔ اور یہی ہر نبی کرتا آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دہیں ذریتی کی دعا مانگ کر ابوالانبیاء بن گئے اور اس فضیلت کو کسی دوسرے کے لئے نہ چھوڑا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء بن گئے۔ اور آئندہ کے لئے کوئی نبوت کسی کے لئے نہ چھوڑی سوائے اس کے جو ان کے صدقہ سے ہی ملے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتنی حبا لا یزید علیہ غیری من بعدی کی دعا مانگ کر محبت الٰہی کے اس مقام پر پہنچے۔ کہ اب کسی غیر کو بغیر حضور کا طفیلی بننے کے اس دائرہ میں قدم رکھنا محال ہو گیا غرض ان سب انبیاء نے وہی کیا۔ جو حضرت سلیمان نے کیا۔ اور یہ نیک فطرت انسانی ہے کہ وہ دنیا کی چیزوں کی قربانی تو کر سکتا ہے۔ مگر خدا کے ہاں جن چیزوں کی عزت ہے۔ انہیں خود سمیٹنا چاہتا ہے۔ اور ہرگز کسی کو اپنے سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دینا چاہتا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ حالت ہے۔ کہ آئندہ زمانہ کی ترقیوں پر بھی ہاتھ مار رہے ہیں۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا۔ کہ اگر صحابہ مسیح موعود کے وقت میں سلسلہ کی ترقی نہ ہوئی۔ تو پھر آئندہ کیا ہوئی ہے۔ یہاں صحابہ سے مراد بھی خود اپنا ہی وجود ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے بھی یہی کہا۔ کہ جتنی ترقی بنی اسرائیل کی سلطنت کی ہونی ہے۔ وہ میرے ہاتھوں ہو۔ اور ہمارے خلیفہ بھی یہی کر رہے ہیں۔ ایک معنی تو آپ نے وہ سن لئے جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ اب ایک دوسرے معنی بھی سن لیجئے۔

حضرت سلیمان کی بابت ایک قصہ مشہور ہے۔ کہ جب انہوں نے اپنے کارکنوں اور ارکان سلطنت کی نالائقیاں دیکھیں۔ تو ایک دن ان ارکان دولت پر بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ میری سو بیویاں ہیں۔ میں ان سب کے پاس جاؤں گا۔ اور سو ایسی اولادیں حاصل کرونگا۔ جو میرے بعد یہودیوں کی قوم کو سنبھال سکیں۔ مگر انشاء اللہ نہ کہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ننانوے عورتوں کے ہاں تو بچہ ہی نہ ہوا۔ اور ایک کے ہاں ایک نالائق اور جسد محض بلا روح کے پیدا ہوا۔ یہ قصہ غلط ہو یا صحیح مگر اس سے یہ مطلب معلوم ہوا۔ کہ حضرت سلیمانؑ نے اندازہ کر لیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیانی عبدالرحمٰن صاحب ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اب بنی اسرائیل کی سلطنت میں گھن لگ گیا ہے اور زوال کے دن قریب ہیں۔ میری قوم دنیادار اور عیاشی میں پڑ گئی ہے۔ اب ان سے سلطنت کی وسعت ہونی مشکل ہے۔ اس لئے یہ دعا کی کہ اے خدا میں تو مر ہی جاؤں گا اور آئندہ سلطنت بڑھانے والا کوئی نظر نہیں آتا اتنی سی سلطنت تو چند دنوں میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتی ہے۔

اگر لائق انسانوں کا پیدا ہونا امر مقدر نہیں ہے۔ تو تو اپنے فضل سے کم از کم یہی کر کہ میری سلطنت کو ہی اتنا وسیع کر دے کہ اسے ٹوٹنے اور برباد ہونے میں ایک لمبا عرصہ صرف ہو۔ اور بنی اسرائیل بجائے سَو دو سَو سال کے ہزار سال تو دنیا میں بعزت رہ سکیں۔ پس خود مجھے ہی نئی فتوحات اور علاقے تسخیر کرنے کی توفیق دے۔ اگر میرے بعد نالائق بھی ہونگے تو بھی ایک زیادہ بڑی سلطنت ٹوٹنے میں بہت دیر لگے گی بجائے اس موجودہ سلطنت کے جو جلد فنا ہونے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ پہاڑی علاقے جن میں جن رہتے تھے عطا کر دیئے تاکہ سلطنت کے حدود اور فرنٹیر مضبوط ہو سکیں۔ اور بیرونی حملہ آور اس کو آسانی سے نہ توڑ سکے۔ اور سلطنت کا قیام دیر تک رہ سکے۔ نیز فرمایا کہ ہم نے جہاز اور تجارتیں کرنا سلیمان کو سکھا دیا تاکہ دولت جمع کر سکے اور سرحد کے پہاڑی علاقے جہاں جنات و شیاطین رہتے تھے (استعارہ) ان کے ہاتھ پر فتح کرا دیئے یا تابع کر دیئے تاکہ اسکی سلطنت زیادہ پائدار رہ سکے۔ کیونکہ آئندہ بادشاہ اگر نالائق بھی ہوں تب بھی ایک زیادہ وسیع اور زیادہ مضبوط سلطنت دیر میں برباد ہوتی ہے۔ بہ نسبت ایک چھوٹی اور غیر محفوظ اور مفلس سلطنت کے۔ پس جب سلیمان نے دیکھا کہ میرے جانشین نالائق ہیں یہ بنی اسرائیل کی عظمت چند دن میں اڑا کر رکھ دیں گے تو وسعت سلطنت کی دعا کی کہ نالائقوں کو اس سلطنت کے اڑانے میں بھی دیر لگے اور یہود کا اقتدار تا دیر قائم رہے جیسے ایک لائق باپ جب اپنی اولاد کو نالائق دیکھتا ہے۔ تو کمائی اور روپیہ جمع کر کے چھوڑ جاتا ہے کہ یہ تو کمانے سے رہے میں ہی ان کے لئے کافی سرمایہ جمع کر جاؤں۔ اکبر تک کی فتوحات ہندوستان میں کئی پشت تک چلیں اگر وہ اس وسعت فتوحات کا انتظام نہ کرتا تو شاید شہنشاہ جہانگیر کے سامنے ہی اُس کی سلطنت کا خاتمہ ہو جاتا۔

یاد رہے کہ یہ آیت صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے۔ وہ سلطنت ایک معمولی سلطنت تھی۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ سلیمانؑ کے بعد آج تک دنیا میں کسی اور کو ویسی عظیم الشان سلطنت نہیں ملی۔ مطلب صرف یہ ہے کہ قوم یہود کو اس شان کی سلطنت نہیں ملی۔ اس نکتہ کو نہ سمجھنے سے لوگوں کو یہ ضرورت پیش آئی کہ جب انہوں نے دوسری عظیم الشان اور سلیمانؑ کی سلطنت سے بہت زیادہ بڑی بڑی سلطنتیں تاریخی طور پر دیکھیں تو ان کو فرضی توجیہیں کرنی پڑیں کہ ہوا ان کی مطیع تھی اور کوہ قاف کے دیو پری جنات ان کے تابع تھے اور ان کو اسم اعظم معلوم تھا۔ یہ صرف اس لئے کہ سلیمانؑ کی سلطنت کو کسی نہ کسی رنگ میں دنیا کی سب سے بڑی سلطنت ثابت کر سکیں حالانکہ یہ دُعا اور اس کا اثر صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا۔ یعنی سلسلہ موسویہ میں اُن جیسا زبردست بادشاہ کوئی نہیں ہوا۔ اور بس۔ اگر مفسرین اس آیت اور اس دعا کو بنی اسرائیل کی سلطنت تک محدود رکھتے تو نہ کوہ قاف پر سلیمانی سلطنت کو وسیع کرنا پڑتا نہ جن و انس اور ہوا پانی پر ان کا تسلط تسلیم کرنا پڑتا۔ اور بہت ساری غلط بیانیوں اور فرضی قصہ کہانیوں کے گھڑنے سے بچ جاتے

اس تمام بیان سے ثابت ہوا کہ (۱) یہ دُعا صرف سلسلہ بنی اسرائیل اور یہودی سلطنت کے لئے ہے (۲) اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو چونکہ آئندہ اعلیٰ کارکن یہودیوں میں نظر نہ آتے تھے اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ ان کی سلطنت کی حدود ہی مضبوط اور وسیع ہو جائیں تاکہ وہ دیر تک محفوظ رہ سکے۔

(۳) تیسرے یہ دعا جیسا کہ میں شروع میں بیان کر چکا ہوں۔ انسانی فطرت کا ایک مظاہرہ ہے ہر نبی بلکہ ہر انسان عظمت اور بڑائی کا خواہشمند ہے۔ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہر ایک ایسی ہی دعا کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ جس طرح حضرت سلیمانؑ نے وسعت سلطنت کی دعا کی اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں نبوت کے محصور ہو جانے کی دعا کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا نبی بننے اور صرف اپنی امت میں نبوت کے اجرا کی دعا کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محبت الٰہی کا ٹھیکہ لے لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام جو کر رہے ہیں

(۴) وہ ہم سب کے سامنے ہی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان خدائی صفات واحد علی کبیر وغیرہ کا مظہر ہی ہے۔ پس یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں آپ کو ایک ہنسی کی بات سناؤں میں بھی ایک ایسی دعا کبھی کبھی مانگ لیا کرتا ہوں۔ مثلاً یا اللہ مجھے اپنی جنت میں ایک مخصوص نعمت ایسی دیجیو کہ وہ اور کسی جنتی کے ہاں نہ ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ اسے نوش فرمانے کیلئے ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور میرے ہاں تشریف لایا کریں۔ یہ بھی اسی قسم کی فطرت کا ایک مظاہرہ ہے گو لوگوں کے نزدیک یہ بات مذاق سمجھی جائے مگر جو ہنستے ہیں وہ انسان کی حقیقی فطرت سے ناواقف ہیں۔

پیامِ امید

کیا کوئی موسےٰ صفت آیا ہے کوہِ طور سے
جگمگا اٹھے درو دیوار یکسر نُور سے

حُسن اپنے جلوہ گاہِ ناز میں پھر دیکھ کر
شوق نے سجدے کئے ہیں دلِ مسرور سے

آگے بڑھ بڑھ کے بلائیں لیں تو شوق میں
محتسب العفو واقف تھے نہ ہم دستور سے

عارضِ روشن کے پرتو سے دلِ تاریک میں
اِک اُجالا سا نظر آنے لگا ہے دُور سے

ہاتھ آیا چاہتی ہے کامیابی کی کلید
قُفل کُھل جانے کو ہے گنجینۂ مستور سے

زندگی کے دور پر اک انقلاب آنے کو ہے
کیا سے کیا ہو جائینگے فیضِ شہِ گنجور سے

شمس طالع ہونے والا ہے۔ بتاتی ہے شفق
دل نہ گھبرائے ملا حم کی شب دیجور سے

فضل و تصدیق و نذیر و رحمت و صادق شریف
شمس و رمضان و مطیع اللہ کے منصور سے

سب مبلغ سب مبشر یاد ہیں بھولے نہیں
ہم دعا گو ہیں۔ مظفر ہو کے آئیں دُور سے

حق بڑھے۔ باطل مٹے۔ اسلام کا سکہ چلے
جو سنا پورا ہو یا رب حضرتِ مسرور سے

ساقیٔ میخانۂ وحدت کا فیضِ عام ہے!
بے نوا ہم ایسے بھی پھرتے ہیں جو مخمور سے

ایک ہلچل سی نظر آتی ہے سب اقوام میں
زندہ مُردے ہو گئے ہیں کس کے نفخ صور سے

روز و شب رنج و تعب سے جاں بلب ہوں بے سبب
حالِ دل کیا پوچھتے ہو اکملِ رنجور سے

اکمل ۱۲ اکتوبر ۴۴ء

واقفین جائداد و آمد کیلئے ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین جائداد و آمد سے ابھی کوئی مطالبہ روپیہ کا نہیں کیا۔ مگر کئی دوست خاص طور پر وہ جو ملازم ہیں اور فوج میں ہیں۔ روپیہ بھی بھیج رہے ہیں۔ اس روپیہ کا جو ایسے دوست بھیج رہے ہیں۔ حساب رکھنے کے لئے ایک نئی مد کھولی گئی ہے۔ جس کا نام ہے۔ "تحریک جدید وقف جائداد" اس لئے جو دوست اپنی مرضی سے روپیہ بھیجیں وہ "تحریک جدید وقف جائداد" کی مد میں بھیجیں۔

انچارج تحریک جدید

جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق اعلان

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے جملہ جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان بہت بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکا ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہوگئی ہے اس لئے بزرگانِ جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔

بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

خطبۂ نکاح

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے نکاح کے موقعہ پر جو مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب طبیہ کالج علی گڑھ کی بھانجی امۃ اللطیف صاحبہ سے ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مَیں نے یہ اعلان کیا ہُوا ہے۔ کہ سوائے اپنے عزیزوں کے یا ایسے لوگوں کے جن کے تعلقات دینی یا تمدنی لحاظ سے اس قسم کے ہوں۔ کہ جن کی وجہ سے وہ گویا کالاقرباء ہی سمجھے جانے کے قابل ہیں۔ جب تک میری صحت اچھی نہیں ہوتی۔ میں کوئی نکاح نہیں پڑھایا کرونگا۔

اس اعلان کے مطابق مَیں نے بعض واقفین تحریکِ جدید کے نکاح پڑھے ہیں۔ کیونکہ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ایک ایسا تعلق دین اور اسلام سے پیدا کر لیتا ہے۔ کہ گویا وہ سلسلہ کی اولاد ہے۔ اور جو سلسلہ کی اولاد بن جائے۔ وہ کسی صورت میں ہمیں اپنی اولادوں سے کم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا تعلق دینی لحاظ سے ہے۔ اور رشتہ داروں کا دنیوی لحاظ سے۔ گو رشتہ داروں کا دینی لحاظ سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ مگر ظاہری اور ابتدائی تعلق ان کا دنیوی لحاظ سے ہی ہوتا ہے۔ آج بھی اسی اصل کے ماتحت میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے لڑکے کا نکاح پڑھنے کے لئے کھڑا ہُوا ہوں میں نے یہ بھی اعلان کیا ہُوا ہے۔ کہ جب میں ایک نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوں۔ تو اگر کوئی اور فارم بھی ساتھ ہوں۔ تو ان کے مطابق نکاحوں کا اعلان مجھ پر کوئی بوجھ نہیں ڈال سکتا۔ آج بھی بعض اور فارم آئے ہیں۔ ان کے متعلق بھی اعلان ساتھ ہی کر دوں گا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنی ذات میں واقف زندگی ہیں۔ یعنی انہوں نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ سے جو ۲۵ سال سے بھی زائد ہے۔ وہ اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں۔ پھر ان کا ذاتی تعلق بھی میرے ساتھ اس قسم کا ہے کہ جو ان کو اس بات کا مستحق بنا دیتا ہے کہ ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جائے اور اسی وجہ سے میں آ بھی گیا ہوں۔ ورنہ مجھے درد کی ایسی تکلیف ہے۔ کہ سجدہ کرنا اور بیٹھنا مشکل ہے۔ اور اس وقت درد بھی صبح کی نسبت کچھ زیادہ ہی تھی۔

اس کے بعد حضور نے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

دوسرے جو دو فارم حضور کو دیئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک مکرم محبوب علی صاحب ساکن حیدر آباد کی لڑکی کے نکاح کا تھا۔ جس میں لڑکی کے والد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ولی مقرر کیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے چونکہ منع کیا ہُوا ہے۔ کہ میری اجازت کے بغیر مجھے ولی مقرر نہ کیا جائے۔ اس لئے میں اس نکاح کا اعلان نہیں کر سکتا۔ گو میرے تعلقات ان کے ساتھ اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر وہ مجھے ولی بننے کے لئے کہتے۔ تو میں ضرور قبول کر لیتا۔ مگر چونکہ انہوں نے مجھے میری اجازت کے بغیر ولی لکھ دیا ہے۔ اس لئے میں یہ نکاح نہیں پڑھاؤنگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

واقفان زندگی کے لئے

(از جناب شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر و سکرٹری کمیشن)

صوفی محمد رفیع صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سندھ نے آئینہ کمالات اسلام میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس واقفان زندگی کی واقفیت کے لئے "الفضل" ۳ر اکتوبر ۱۹۴۴ء میں شائع کرایا ہے۔ جو انشاء اللہ واقفان زندگی کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہوگا۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے زندگی وقف کرنے سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی روحانی قوت قدسی کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی روحانی قوت ہے۔ جو دُنیا میں اس وقت کسی اور شخص کو حاصل نہیں۔

کچھ عرصہ ہُوا میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب "ذکر حبیب" پڑھ رہا تھا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اکتوبر ۱۹۰۷ء میں خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ کہ جماعت کے بعض احباب خدمت تبلیغ کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ اس وقت زندگی وقف کرنے والوں کے نام اسی کتاب کے صک ۱۴۷ پر درج ہیں چند نام یہ ہیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب وغیرہ۔

اس موقعہ پر حضور نے ایک تقریر بھی فرمائی۔ جو اس کتاب کے صک ۱۵۲ و صک ۱۵۳ پر درج ہے جماعت کے لئے عموماً اور واقفان زندگی کے لئے خصوصاً اس کا "الفضل" میں شائع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔ "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خاص دین کے بن گئے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں۔ جو سلسلہ کے واسطے واعظین اور مبلغین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے۔ تو وہ کام پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا۔ نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے۔ جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اب اس جگہ آتے ہیں۔ مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اسکو قبول نہیں کرتا ہے۔ جو خالص دین کے لئے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں۔ جو تبلیغ کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھر نکلیں۔ اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک کی سخت کلامی اور گالی کو سنکر آگے نرمی سے جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں۔ کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ فساد کے اندر اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سنتا ہے۔ اس کو نرمی سے سمجھائیں جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اسطرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں"

واقفین کی اطلاع کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح درج کر دی ہیں

جلال پور جٹاں کا ایک المناک حادثہ

تکالیف اور مصائب اٹھانا خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کے لئے ضروری ہوتا ہے تاکہ دنیا کی اصلاح کا جو عظیم الشان کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کے کرنے کا حوصلہ اور قوت ان میں پیدا ہو۔

جلال پور جٹاں کا المناک واقعہ بھی اسی رنگ کا ہے۔ جس میں ایک احمدی خاتون کی نعش کی بے حرمتی ایک سرحدی ملا کے ایما پر اس لئے کی گئی۔ کہ احمدی ان قبرستانوں میں جو کہ سب کے لئے مشترکہ ہیں۔ دفن نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر کتنے احمدی میری موجودگی میں موجودہ قبرستانوں میں دفن ہوئے۔ مثال کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ میرا اپنا بچہ فوت ہوا۔ تو وہ شہر کے مغرب کی طرف جو قبرستان ہے۔ اس میں دفن کیا گیا۔ اور ایک احمدی حبیب اللہ خاں نے جو کہ میری ہی تبلیغ سے احمدی ہوا تھا۔ جب ۱۹۲۶ء میں وفات پائی۔ تو وہ بھی اسی قبرستان میں دفنایا گیا۔ کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ خاتون موصوفہ کے دفنانے میں سرحدی ملا اور اس کے ہمنواؤں کی خاص شرارت تھی۔ حکام بالا کو چاہیئے۔ کہ وہ شرارت کرنے والے گروہ اور ان کے لیڈر کو قرار واقعی سزا دیں۔

میں جلال پور جٹاں کا رہنے والا ہوں۔ لیکن عرصہ نو دس سال سے اپنی خاص مجبوریوں کے ماتحت موضع کھوکھر غربی میں سکونت پذیر ہوں۔ جو کہ گجرات ریلوے سٹیشن کے مغربی جانب اڑھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میں یہاں قاضی جماعت احمدیہ اور سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ ہوں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات بجا لا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے۔ کہ خاتون محترمہ کی وفات پر مجھے کوئی اطلاع نہ دی گئی۔ تا میں بھی معہ اپنی جماعت کے مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرتا۔ آئندہ کے لئے یہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ جب ضلع کی جماعت میں اس قسم کی خبر پہنچے۔ کہ فلاں جگہ کوئی احمدی فوت ہو گیا ہے اور وہاں کوئی جماعت نہیں۔ تو ضلع کی جماعت کو چاہیئے کہ فوراً نزدیک کی جماعتوں کو اطلاع کر دے۔ تاکہ وہ شامل جنازہ ہو سکیں۔ مجھے انہوں نے بھی کوئی اطلاع نہیں دی۔ صوفی محمد رفیع خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس میرے ذاتی طور پر بڑے مہربان دوست ہیں۔ اور بہت ہی مخلص انسان ہیں۔ ان کے والد ماجد صوفی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں شمار رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر حضرت اقدس کی کتب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور اپنے قرب میں جگہ بخشے۔ آمین ثم آمین۔

میں وقتاً فوقتاً جلال پور اپنے کاروباری سلسلہ میں جاتا رہتا ہوں۔ اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ شروع رکھتا ہوں۔ جس کے نتیجہ میں چھ سات افراد سلسلہ عالیہ حقہ کی طرف رجوع رکھتے ہیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اردگرد کی احمدی جماعتوں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ جلال پور جٹاں ایک بڑا قصبہ ہے وہاں تبلیغ کی از حد ضرورت ہے۔ گزشتہ عید میلاد النبی کے موقع پر میں جلال پور میں موجود تھا۔ شہر کے معززین سے مل کر فیصلہ ہوا کہ عید میلاد النبی کے جلسہ پر احمدیوں کا بھی ایک مبلغ مرکز قادیان سے بلا کر لیکچر کرایا جائے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک جوابی تار جناب ناظر صاحب تبلیغ کی خدمت میں مبلغ ارسال کرنے کے لئے غیر احمدی معززین کی طرف سے دلایا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے اس وقت مرکز میں کوئی مبلغ موجود نہ تھا۔ اس لئے جواب نفی میں ملا۔ جلال پور جٹاں کا یہ واقعہ نہایت ہی دل آزار اور انسانیت سے گرا ہوا فعل ہے مگر احمدیت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے حق کے مخالفین الٰہی جماعتوں کے ساتھ اسی طرح کی کارروائیاں ابتداء سے کرتے چلے آئے ہیں لیکن وہ اس قسم کی حرکات سے خدائی جماعتوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے کیونکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ ان کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے۔ مخالفین کی ایسی نازیبا حرکات سے خدائی جماعتوں کے ایمان میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے واقعات ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور قتل تک کے جھوٹے مقدمے دائر کئے۔ غرض کوئی ایسا حربہ نہیں جو مخالفین نے نہ چلایا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہر میدان مقابلہ میں فتح عظیم عطا فرمائی اور دشمنوں کو اپنے مقاصد میں ناکام اور نامراد رکھا اور ذلت کی موت مارا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو دنیا کے تمام ممالک اور زمین کے کناروں تک شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ اور جس مشن کو لے کر آپ کھڑے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کامیاب فرمایا۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم۔

آخر میں مَیں صوفی محمد رفیع خان صاحب کی خدمت میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے جذبہ ہمدردی پیش کرتا ہوں۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز صوفی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار محمد صدیق کھوکھر غربی ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار جماعت اور پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام

انصار کے لئے پہلے یہ تجویز کیا گیا تھا۔ کہ وہ روزانہ ایک گھنٹہ یا ہفتے یا مہینے میں ایک دن تبلیغ کے لئے دیا کریں۔ لیکن اس میں یہ نقص محسوس کیا گیا۔ کہ ایک دن میں تبلیغ کا وہ اثر نہیں ہوتا۔ جو متواتر کچھ دن کسی شخص یا اشخاص کو تبلیغ کرنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک دن میں نہ تو کسی سے ایسی کچھ واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ تبلیغ کا کوئی خاطر خواہ وقت میسر ہوتا ہے۔ محض سرسری تبلیغ کسی کو کیا اثر کر سکتی ہے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ایک سے سال میں کم از کم پندرہ دن تبلیغ کے لئے لئے جاویں۔ جو اپنے رشتہ داروں کے ہاں یا ایسی جگہ تبلیغ کرے جہاں پہلے اس کی پہلے سے واقفیت ہو۔ یا کچھ دن ٹھہر کر واقفیت پیدا کی جائے۔

چنانچہ اس پروگرام پر قادیان میں عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ بیرونجات کی مجالس انصار اللہ کو بھی چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین کی منشا کو پورا کرنے کے لئے جو حضور کی تبلیغ کے متعلق ہے۔ ہر ایک انصار سے سال میں پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے مقرر کرائیں۔ اور پوچھیں کہ وہ کس ماہ میں پندرہ دن دے سکتے ہیں۔ اور یہ بھی پوچھیں ان کے کہاں کہاں پر غیر احمدی رشتہ دار ہیں۔ یا واقفیت ہے۔ یا برادری کے لوگ ہیں۔ جہاں پر ان کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاوے۔

اس قسم کی ہر ایک مجلس انصار سے جلد سے جلد فہرستیں تیار ہو کر دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ زعما صاحبان انصار اور مہتمم صاحبان تبلیغ۔ اس قسم کی جلد سے جلد فہرستیں تیار کر کے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

جب چاہیں۔ اپنی امانت واپس لے لیں

۱۹۳۴ء کے آخر میں جب احرار اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے مثیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریک جدید کی قربانیوں کا انکشاف فرمایا۔ ان میں تحریک جدید کے چندے کی مد کے علاوہ ایک "مد امانت تحریک جدید" تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی "مد امانت" نے اتنا عظیم الشان کام کیا۔ کہ احرار کی شکست میں کم سے کم پچیس فی صدی حصہ امانت فنڈ کا ہے۔ اور باوجود اس قدر فائدہ کے تمام امانت والوں کا روپیہ محفوظ ہے۔

اس فنڈ کے متعلق جو سلسلہ کی ترقی کے لئے ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ اس میں ہر ایک احمدی حصہ لے۔ اور پھر ان کے واسطے آسانی فرما دی ہے۔ کہ جب چاہیں۔ اپنی ضرورت کے مطابق واپس لے لیں۔ اور واپسی کے اخراجات بھی تحریک جدید ادا کرے۔ پس "تحریک جدید کی مد امانت" میں جو اس قدر سلسلہ کو فائدہ دے رہی ہے۔ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس میں روپیہ امانت رکھے۔ تا اسے بھی ثواب ہو۔ اور روپیہ بھی محفوظ رہے۔ اور جب چاہے تحریری درخواست دے کر واپس لے لے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کیلئے وہی خطرہ

ہندوستان اور بیرونی ممالک میں احمدیت کی ترقی کی موجودہ رفتار کی نسبت ایسی ہے کہ اگر یہ نسبت قائم رہی تو تھوڑے ہی عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بیرونی ممالک میں جماعت کی تعداد بڑھ جائے گی۔ لیکن اس صورت میں یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ باہر کے لوگ کثرت تعداد کی بناء پر مرکز کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں حالانکہ مرکزِ احمدیت کا کسی اور ملک میں منتقل ہونا احمدیت کی صحیح نشوونما کے لئے زہر قاتل ہے۔ کیونکہ "باہر کے لوگ احمدیت سے ناواقف ہوں گے۔ وہ احمدیت کو بدل ڈالیں گے"۔ اس طرح گویا "دین خطرناک ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ پنپے اس پر مرجھانے کے آثار شروع ہو جائیں گے"۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے جماعت کو اس خطرہ سے خطبہ فرمودہ ۱۶ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۴ء کے ذریعہ خبردار کر دیا ہے۔ اور اسی میں اس خطرہ کا علاج بھی بتایا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"تب احمدیت کے لئے وہی خطرہ کی صورت پیدا ہو جائے گی جو دنیا میں عیسائیت کے لئے پیدا ہوئی۔ جب فلسطین میں عیسائیوں کی تعداد کم ہو گئی اور اٹلی میں عیسائیت زیادہ پھیلنی شروع ہوئی تو عیسائیت کا مرکز فلسطین نہ رہا بلکہ اٹلی بن گیا اور چونکہ وہ مرکزِ کفر تھا۔ اس لئے عیسائیت کفر کے رنگ میں رنگین ہونی شروع ہو گئی۔ اسی طرح قادیان کی نگرانی کے بغیر جو مرکز بنے گا۔ چونکہ وہ قادیان کے مقدس ماحول کے زیر اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ مرکز دین کے لئے تباہی کا موجب ہوگا"......

"پس میں ایک دفعہ جماعت کو پھر ہوشیار کر دیتا ہوں کہ اسے ہندوستان کی تبلیغ کی اہمیت سمجھنی چاہئے۔ میں جماعت کو بتا دیتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرہ میں ہے"...... "میں امید کرتا ہوں کہ یہ میری آخری تنبیہ جماعت کی اصلاح اور اس کی بیداری کا موجب ہوگی۔ میں اس کو آخری تنبیہ اس لئے کہتا ہوں کہ وقت ایسا نازک آ گیا ہے۔ کہ چند مہینوں میں یا چند سالوں کے اندر اندر بیرونجات میں نہایت سرعت کے ساتھ احمدیت پھیلنے والی ہے۔ اور جنگ کے بعد ان جماعتوں کے بڑھنے کا زبردست امکان پایا جاتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ بیرونجات کے احمدی مرکز کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں چاہئے کہ ہندوستان میں ہماری جماعت کے افراد اپنی تعداد کو موجودہ تعداد سے کئی گنا بڑھا کر دکھا دیں اور پھر تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ کریں تا کہ ہندوستان کا حق قائم رہے اور اس کی راہنمائی پر کوئی اور ملک قبضہ نہ کرے"۔

"پس ہماری جماعت اس وقت ایک نہایت ہی نازک مرحلہ پر آ پہنچی ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے دانتوں میں زبان دبا کر اور پوری طرح کمر کس کر ہندوستان میں اپنی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور بیعت کی رفتار کو بہت جلدی بڑھا لیں"۔

موجودہ وقت میں بیعت کی رفتار جماعتوں کی تنظیم اور تعداد کے لحاظ سے بالکل ناتسلی بخش ہے۔ ہندوستان میں چھ صد ستاسی ۶۸۷ جماعتیں منظم ہیں۔ ان میں سے تعداد کے لحاظ سے ۶۹ بالترتیب بڑی جماعتوں کی ستمبر کے پہلے پندرہ روز کی بیعت کا نقشہ احباب کرام کے سامنے پیش ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ رفتار تسلی بخش ہے؟

ان جماعتوں کا اس قسم کا نقشہ انشاء اللہ ہر پندرہ روز کے بعد شائع ہوا کرے گا۔ جماعتیں کوشش کریں کہ آئندہ جب نقشہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی خدمت میں پیش ہو تو ان کے نام کے سامنے صفر نہ ہو۔

اگر بعض جماعتوں کے مخصوص حالات ہوں جنکی وجہ سے ان کے علاقہ میں بیعت کی رفتار ترقی نہیں کر رہی تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنی مشکلات کو فوراً لکھیں تا ان کے ازالہ کے لئے غور کیا جا سکے۔

نور الدین منیر انچارج بیعت، دعوت و تبلیغ قادیان

پندرہ روزہ نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم تبوک ۱۳۲۳ ہش تا ۱۵ تبوک ۱۳۲۳ ہش

نمبر شمار	نام جماعت	ڈاکخانہ	حلقہ یا ضلع	تعداد بیعت
۱	قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی	خاص	قادیان	۱
۲	لاہور	"	لاہور	×
۳	کریام	"	جالندھر	×
۴	دہلی	"	دہلی	×
۵	سیالکوٹ	"	سیالکوٹ	×
۶	حیدرآباد دکن	"	حیدرآباد دکن	×
۷	کلکتہ	"	بنگال و آسام	×
۸	کیرنگ	"	اڑیسہ	×
۹	ناسنور	شوپیاں	کشمیر	×
۱۰	تسکار	دھاریوال	گورداسپور	×
۱۱	گھٹیالیاں	خاص براستہ بدوملہی	سیالکوٹ	×
۱۲	ننگل کلاں	قادیان	قادیان	×
۱۳	ادرحمہ	بھابڑہ	سرگودھا	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں	قادیان	گورداسپور	۱
۱۵	امرتسر	خاص	امرتسر	×
۱۶	سونگھڑہ	"	اڑیسہ	×
۱۷	بستی رنداں	کوٹ چھٹہ	ڈیرہ غازیخان	×
۱۸	محمود آباد		جہلم	×
۱۹	گولیکی	خاص	گجرات	×
۲۰	کنانور	"	مدراس	×
۲۱	شاہدرہ	"	لاہور	×
۲۲	بھینی بانگر	قادیان	قادیان	×
۲۳	اٹھوال	خاص براستہ بھاگووال	گورداسپور	×
۲۴	موسی بنی مائنز	خاص	بہار	×
۲۵	کرڑہ پلی	تگریا	اڑیسہ	×
۲۶	کھاریاں	خاص	گجرات	×
۲۷	دھرمکوٹ بگہ	"	گورداسپور	×
۲۸	ڈھاکہ پراونشل بنگال	"	پراونشل بنگال و آسام	۱
۲۹	گنج مغلپورہ	"	لاہور	×
۳۰	یاڑی پورہ چک امرہ		کشمیر	×
۳۱	رشی نگر	شوپیاں	"	×
۳۲	دوالمیال	خاص	جہلم	×
۳۳	دانہ زید کا	"	سیالکوٹ	×
۳۴	چک سکندر ضلع مفصلات	کھاریاں	گجرات	×
۳۵	سٹروعہ	خاص	ہوشیارپور	×
۳۶	گھنوکے ججہ		سیالکوٹ	×
۳۷	سید والہ	خاص	شیخوپورہ	×
۳۸	تگریا سرائے	"	اڑیسہ	×
۳۹	چارکوٹ	راجوری	کشمیر	×
۴۰	جہلم	خاص	جہلم	×
۴۱	بمبئی	"	بمبئی	۱
۴۲	کھیوہ کلاسوالہ	کلاسوالہ	سیالکوٹ	×
۴۳	یادگیر	خاص	حیدرآباد دکن	×
۴۴	پھیروچیچی	قادیان	گورداسپور	×
۴۵	گجرات	خاص	گجرات	×
۴۶	کوٹ قیصرانی		ڈیرہ غازیخان	×
۴۷	کانگڑہ	خاص	ہوشیارپور	×
۴۸	کراچی	"	سندھ	×
۴۹	ونجواں	بٹالہ	گورداسپور	×
۵۰	فیروزپور	خاص	فیروزپور	×
۵۱	ساناہ محمودپور	"	پٹیالہ	۱
۵۲	غوث گڑھ	"	"	×
۵۳	ماچھیواڑہ بھاگلپور سٹی	"	بہار	×
۵۴	کپورتھلہ	"	جالندھر	×
۵۵	کوئٹہ	"	بلوچستان	۱
۵۶	چانگریاں مانگا		سیالکوٹ	×
۵۷	مانگٹ اونچے	حافظ آباد	گوجرانوالہ	×
۵۸	عزیزپور ڈگری	بڈھا گورایہ	سیالکوٹ	×
۵۹	چونڈہ	خاص	"	×
۶۰	لالہ موسیٰ	"	گجرات	×
۶۱	کہنہ پور	کولگام	کشمیر	×
۶۲	محمد آباد سٹیٹ	ٹالی	سندھ	×
۶۳	خانوالی میانوالی کوٹ باجوہ	کھوکھروالی	سیالکوٹ	×
۶۴	شاہ پور امرگڑھ	ڈالمیانگر	گورداسپور	×
۶۵	چندر کے منگولے	خاص	سیالکوٹ	×
۶۶	ملتان	"	ملتان	×
۶۷	ناصر آباد	کنجھی	سندھ	×
۶۸	پنکال	تگریا	اڑیسہ	×
۶۹	کاہنور	خاص	یو۔پی	×

جامعہ احمدیہ میں عبرانی زبان کی تعلیم کا انتظام

قادیان ۱۲ اخاء۔ آج ۱۱ بجے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جامعہ احمدیہ میں عبرانی زبان کا پہلا سبق دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے منظور فرمایا ہے۔ کہ وہ ہر ہفتہ جمعرات کے روز ۱۱ بجے اور مہینے کے آخری ہفتہ میں بدھ کو ۱۱ بجے جامعہ احمدیہ میں ایک سبق عبرانی کے متعلق دیا کریں گے انشاء اللہ یہ درس پون گھنٹہ تک ہوا کریگا۔ آج کے سبق میں اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ کے علاوہ بعض دوسرے اصحاب بھی شامل ہوئے۔

(ابوالعطاء پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام جو مبلغین پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ان کی گزشتہ چند دنوں کی رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بھدرواہ میں آریوں کے مقابلہ میں جلسے

ریاست جموں کے ایک مقام بھدرواہ میں بعض لوگوں کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے قریباً دو سال سے وہاں کے مسلمانوں نے احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے رہتے تھے۔ احمدیوں کی تکالیف کا یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ اگست کے آخر میں ایک آریہ اپدیشک پنڈت ست دیو کشتواڑ سے ہوتا ہوا بھدرواہ پہنچا۔ اور اس نے آتے ہی پبلک جلسوں میں اسلام کے خلاف اسی رنگ میں اعتراضات شروع کر دیئے جو بانی آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش میں اختیار کر رکھا ہے۔ اس پر مقامی مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہوا۔ آخر جب آریہ اپدیشک کو متواتر اعتراض کرتے تین دن ہو گئے۔ تو مسلمانوں کی بے چینی حد سے بڑھ گئی۔ مگر ان میں کوئی جواب دینے والا نہ تھا۔ اور نہ انہیں کہیں سے کوئی اور شخص اس کام کے لئے میسر آ سکتا تھا۔ آخر چند نوجوانوں نے مقامی احمدیوں کو تحریک کی۔ کہ وہ اپنے مبلغ مولوی محمد حسین صاحب کو بلائیں۔ وہ اعتراضات کے جواب دیں۔ اور کہا کہ ہم سب لوگ جلسہ میں شامل ہوں گے۔ احمدی پہلے ہی اس بات کے لئے تیار تھے اور صرف اس لئے رکے ہوئے تھے کہ مسلمانوں کی طرف سے جو بائیکاٹ چلا آ رہا ہے۔ وہ درمیان میں حائل نہ ہو جائے لیکن جب خود مسلمانوں نے ان سے درخواست کی تو وہ فوراً تیار ہو گئے۔ اور عام جلسوں میں جن میں مسلمان ہندو سکھ کثرت سے شامل ہوئے۔

اپدیشک متواتر تین دن تک ہوتے رہے۔ آریہ اپدیشک کے اعتراضات کو باطل ثابت کیا گیا اور اسلامی تعلیم کے عالمگیر ہونے کے ثبوت دیئے گئے۔ نیز آریہ دھرم کی تعلیم کا کچھ نمونہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ پنڈت بھاگ گیا اور اس وجہ سے احمدیت کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ اس سے مسلمانوں پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہے کہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کی محافظ جماعت ہے۔ اور جو تمام مذاہب کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہے۔ بھدرواہ میں جماعت احمدیہ تھوڑے ہی عرصہ سے قائم ہوئی ہے اور چند غریب افراد پر مشتمل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں خدمت دین کی توفیق دے اور ترقی عطا کرے۔

ریاست نیا گڑھ میں تبلیغ احمدیت

سید غلام ابراہیم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کے رکن ریاست نیا گڑھ اڑیسہ میں ملازم ہیں مکرم مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مبلغ نے اپنے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں انہیں اطلاع دی کہ اگر آپ تبلیغ کے لئے انتظام کر سکتے ہوں تو میں آ سکتا ہوں۔ اس پر سید صاحب نے ریاست کے اعلیٰ حکام سے مل کر احمدی مبلغ کے آنے کی اجازت چاہی۔ نیز قیام گاہ اور جلسہ گاہ کے لئے درخواست کی۔ جو منظور کر لی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ریاست کے ڈاک بنگلہ میں مولوی صاحب اور دیگر احمدیوں کے قیام کی اجازت مل گئی اس پر مولوی صاحب موصوف کو بلا لیا گیا۔ ان کی

آمد پر جہاں شریف غیر مسلموں اور مسلمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ وہاں بعض مسلمان اپنے ایک ملا کی انگیخت پر مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ وہ اور تو کچھ نہ کر سکتے تھے صرف یہ شور مچاتے رہے کہ احمدیوں کی باتیں مت سنو شور مچانے والوں کے سرغنہ مولوی صاحب جب مولوی عبدالغفور صاحب کی قیام گاہ پر یہ پوچھنے کے لئے آئے۔ کہ لیکچر کے اختتام پر ہمیں کچھ کہنے کی اجازت ہوگی یا نہیں تو ان سے گفتگو کرنے کا موقع مل گیا۔ لیکن وہ جوش میں آ کر ایک مقامی احمدی کو مارنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور آخر بدزبانی کرتے ہوئے چلے گئے ان مولوی صاحب نے اور دوسرے مسلمانوں نے جلسہ منعقد کرنے میں انتہائی رکاوٹیں پیدا کیں۔ مگر ناکام رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب جلسہ ہوا جس میں مولوی صاحب نے تقریر کی جو بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ بعض ہندوؤں نے کہا کہ آج مولوی صاحب نے وہی باتیں بیان کی ہیں جو صدیوں سے وید اور گیتا میں درج ہیں نیز کہا کہ جو اسلام مولوی صاحب نے پیش کیا ہے وہ قابل رشک اور قابل قبول ہے۔ اور یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے سننے میں ایسی باتیں آئی ہیں آخر میں سوال کرنے کا موقع دیا گیا۔ تو ایک ملا نے تقریر شروع کی جو بدکلامی اور بیہودہ حرکات پر مشتمل تھی۔ صدر صاحب نے اسے یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ تمہاری تو شرافت بھی جاتی رہی۔ مولوی ابوالبشارت صاحب نے معقولیت کے ساتھ ملا کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ جنہیں حاضرین نے بہت پسند کیا آخر میں صاحب صدر نے بھی تقریر کی جس میں مولوی صاحب کی تقریر پر خوشی کا اظہار کیا۔

اور اسے بہت معقول قرار دیا۔

دوسرے دن راجہ صاحب بہادر سے مولوی صاحب نے ملاقات کی۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ تحفہ شاہزادہ ویلز انگریزی ہدیۃً پیش کیا۔ پھر ریاست کے اعلیٰ حکام کو تبلیغ کی

علاقہ ملکانہ میں تبلیغ احمدیت

علاقہ ملکانہ کے مبلغ بشیر احمد صاحب کی رپورٹ مظہر ہے کہ انہوں نے ۱۱ تا ۲۰ ستمبر نانگا روول دولت پور۔ اور فتح پور سیکری میں تبلیغ کی۔ خاص کر اچھوت اقوام کے لوگوں کو ان کی حالت کا احساس کرانے کے لئے کوشش کی۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ تم بھی اسی خدا کی مخلوق ہو جس کی دوسرے لوگ اور اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تو دوسرے مسلمانوں میں اور تم میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ دو اچھوتوں کو بھی دعوت اسلام دی گئی۔ اور مرتد ہونے والوں کو توبہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فتح پور سیکری میں اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اور یہاں شیخ سلیم چشتی کا مزار ہے۔ جہاں رمضان کے آخری دنوں میں بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اور خون رلانے والی قبر پرستی کی جاتی ہے۔ اس اجتماع کے موقع پر "امام مہدی کا ظہور" نامی ٹریکٹ کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اس علاقہ میں ساندھن ملکانوں کا ایک مشہور گاؤں ہے جہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہے۔ مبلغ صاحب نے نماز عید یہاں پڑھائی۔ اور خطبہ میں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت بیان کی۔ نماز میں ایک سو سے زیادہ افراد شامل ہوئے۔ ان ایام میں مبلغ صاحب نے قریباً چالیس میل پیدل سفر تبلیغ کے لئے کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اردو و انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	اردو	۱-۰-۰
ملفوظات امام زمان	اردو	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	اردو — تیلگو — گجراتی	۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب	انگریزی	۰-۴-۰
نماز مترجم باتصویر	انگریزی	۰-۴-۰
تمام جہان کو آسمانی پیغام	انگریزی	۰-۳-۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے و خصوصیات جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں	انگریزی	۰-۲-۰
پیغام صلح وغیرہ	انگریزی	۰-۳-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟	اردو — گجراتی — تیلگو	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	اردو — انگریزی	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	اردو — انگریزی	۰-۲-۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	اردو — انگریزی	۰-۱-۰

جملہ ایک درجن رسالوں کا سٹ ۲-۸-۰ معہ محصول ڈاک ۳-۰-۰

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ریلوے کے ذریعہ مال بھیجنے والوں کو انتباہ

اگر اس سامان اور پارسل میں جو ریل کے ذریعہ بھیجنے کے لئے دیا جائے مستثنیٰ اشیاء ہوں (تفصیل کے لئے دیکھیے مروجہ ریلوے گڈس ٹیرف) اور ان کی قیمت -/۱۰۰ روپے سے زائد ہو۔ تو ایسے پارسلوں میں جو اشیا ہوں وہ بکنگ کے وقت بتا دی جائیں۔ اور ان کا بیمہ کرا لیا جائے۔ ایسا نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ریلوے ان کے نقصان یا ضیاع کی صورت میں ذمہ دار نہ ہوگی۔

آپ کو خبردار کر دیا گیا ہے

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں

ایک سفر کی کہانی ۵

۱ سامان لے جانے کے لئے قلی تلاش کرنا پڑتا ہے۔ مگر قلی ملنا آسان نہیں ہے۔

۲ آج کل اتنے لوگ سفر کرتے ہیں اور اتنا سامان ساتھ رکھتے ہیں کہ قلیوں کا ملنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

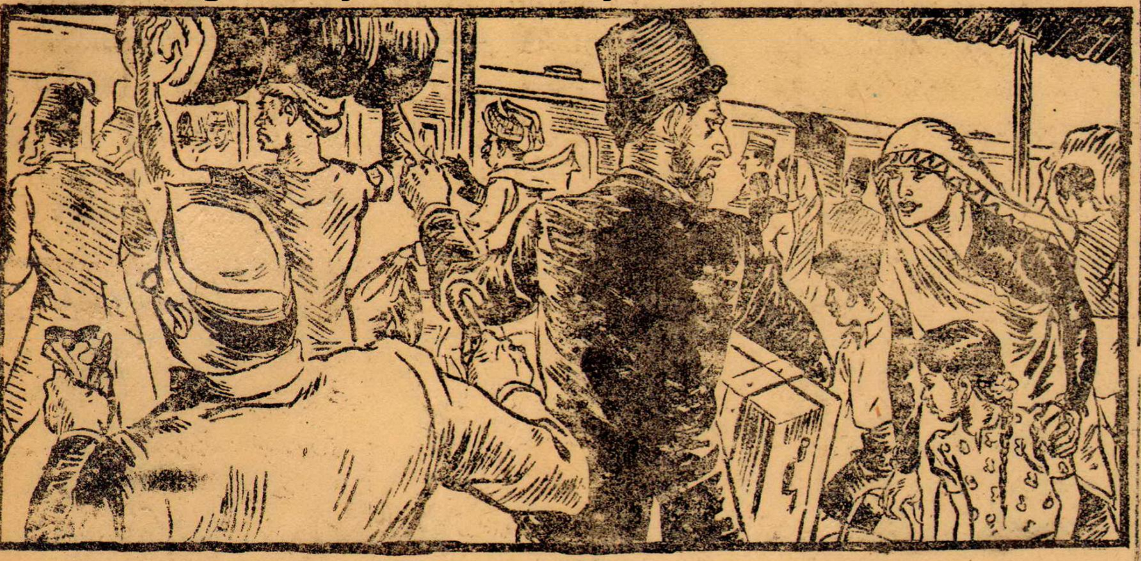

۳ جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے تو میدان جنگ کا سماں ہو جاتا ہے۔ سب لوگ ایک ہی وقت میں آگے دوڑتے ہیں۔

اس خاندان پر کیا گزری اُسے اگلے ہفتے کے قصے میں ملاحظہ فرمایئے

آج کل ضروری سامان پہنچانا ریلوں کا پہلا فرض ہے۔ اسی لئے سفر میں سہولتیں نہیں رہیں

بے ضرورت سفر نہ کیجئے

AAA 850

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۵۵۴ مکرم شیخ عبداللطیف ولد شیخ عبدالرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن B ۱۹۰ دریا گنج ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو پریکٹس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جس میں کبھی کبھی کمی بیشی بھی ہوتی ہے میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ہو

ضرورت رشتہ

ایک تعلیم یافتہ گھرانے کی انیس سالہ مڈل پاس کنواری لڑکی کے لئے۔ جو علاوہ دستکار ہونے کے امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ ایک تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی رشتہ درکار ہے

خط و کتابت

معرفت منیجر صاحب الفضل

قادیان ہو

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ — ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ — بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۲ اکتوبر۔ جرمنی کی طرف سے ... نے اطلاع دی ہے کہ جرمنی اب کھلم کھلا اتحادیوں کو دھمکی دے رہا ہے کہ اگر اتحادیوں نے جرمن جنگی مجرموں کو پھانسی کی سزا دی۔ تو وہ بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ اور اس کے بچوں۔ ڈنمارک کے بادشاہ کرسچین۔ اور مارشل پورو کو بطور یرغمال اپنے پاس قید میں رکھیں گے۔ اتحادی جرمنی کی شکست کے بعد جنگی مجرموں کے خلاف مقدمات چلانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جرمنی کی نیشنل سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر اس فیصلہ کے خلاف جوابی اقدام کی تنظیم کریں گے۔ اتحادیوں کے جو اہم اشخاص اس وقت تک جرمنوں کی قید میں ہیں ان کو جاپان لے جایا جائے گا۔ جہاں سے ان کا گرفتار شدہ نازی لیڈروں کے ساتھ تبادلہ کیا جاسکے گا۔

سری نگر ۱۲ اکتوبر۔ جموں کشمیر کی پرجا سبھا کے نمائندوں یعنی مسٹر ایم اے بیگ (نیشنل کانفرنس) خواجہ غلام شاہ۔ آغا شیر علی ملا لالہ دینا ناتھ وزیر۔ مسٹر گنگا رام اور پنڈت پریم ناتھ کے ناموں کی مہاراجہ صاحب کو سفارش کی ہے ان میں سے مہاراجہ صاحب دو اشخاص کو منتخب کریں گے۔ ان کی تنخواہ سولہ سو روپیہ ہوگی

برلن ۱۲ اکتوبر۔ برلن کی رپورٹ مظہر ہے کہ ہٹلر کی سوانح حیات "مین کیمف" کی اشاعت میں کافی کمی واقع ہوگئی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال پچاس لاکھ کاپیاں چھاپی گئیں۔ جن میں سے صرف بیس لاکھ فروخت ہوسکیں۔

پیرس ۱۲ اکتوبر۔ فرانسیسی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ وشی کے تمام وزراء کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے گئے جائیں۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر آلیور سٹینلے وزیر نو آبادیات نے فلسطین میں یہودی دہشت پسندوں کی از سر نو شورش کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۲۷ ستمبر کی رات کو یہودیوں کی ایک نئی فوجی جماعت نے چار پولیس تھانوں پر حملے کئے۔ یہ حملے کم از کم ۱۵۰ اشخاص نے کئے جو مہوں اور خودبخود چلنے والے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ فلسطینی پولیس کے اشخاص بھی ہلاک اور زخمی ہوئے وزیر نو آبادیات نے مزید بتایا کہ کچھ شہری دہشت پسند بھی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ اور پولیس تھانوں کی عمارتوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ دو دہشت پسندوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ محکمہ صنعت کے ایک دفتر پر دہشت پسندوں نے چھاپہ مارا اور تقریباً ایک لاکھ پونڈ کا کپڑا لوٹ کر لے گئے۔ آپ نے مزید کہا کہ ان حملوں کا مقصد سیاسی ہے۔ اور اتحادیوں کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنا۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ نے آئرلینڈ کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر اس نے جنگی مجرموں کو پناہ دی تو برطانیہ کا رویہ کیا ہوگا۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ کل صبح سے آخن کی کئی عمارتوں پر سفید جھنڈے لہرا رہے تھے لیکن جرمن فوج پر ایسا کوئی جھنڈا نہیں۔

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر۔ جرمن اپنی فوجیں ناروے سے نکال کر جرمنی لے جا رہے ہیں اور ایک ایک سپاہی جو فالتو ہے جرمنی میں پہنچایا جا رہا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ناروے کے سمندروں میں جرمن جہازوں پر حملے کئے جایا کریں۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ کورنتھ پر اتحادی قبضہ کے نتیجہ کے طور پر یونان کی راجدھانی ایتھنز کی طرف اتحادی پیشقدمی کا رستہ کھل گیا ہے۔ اس بات کے کوئی آثار نہیں ہیں کہ جرمن زیادہ دیر مزاحمت کر سکیں گے

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ کل حکومت پنجاب اور سول سکرٹریٹ کے دفاتر لاہور میں کھل گئے۔

ماسکو ۱۲ اکتوبر۔ روس کے ایک اخبار نے روس کے اس مشن کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جو شمالی ایران میں دورہ کر رہا ہے۔ اسی مشن نے لکھا ہے کہ شمالی ایران میں روس کو تیل کے سلسلے میں مراعات ملنی چاہئیں۔

پٹیالہ ۱۲ اکتوبر۔ پٹیالہ میونسپل کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص باہر سے کیکر کی داتن لا کر شہر میں فروخت کرتے ہیں ان سے فی کس ۲ محصول چنگی لیا جایا کرے گا۔ ان احکام سے غرباء میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے چیف منسٹر اور مہاراجہ بہادر کو تار دیئے ہیں کہ مداخلت کریں۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ وزارت خارجہ نے حسب ذیل اعلان کیا ہے کہ پولش گورنمنٹ نے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ اسے مصدقہ ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ پولینڈ کے جرمن ارباب حل و عقد نے اوسویسم اور برکناؤ کے قید خانوں کے سارے پولش قیدیوں کو ہلاک کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت برطانیہ جرمنوں کو اس کی قرار واقعی سزا دیگی۔

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ گورنر سرحد نے حکم دیا ہے کہ صوبہ سرحد کے کسی مقام سے کریم۔ خیبر۔ مالاکنڈ۔ دیرہ۔ سوات اور چترال کے لئے کپڑا نہ بھیجا جائے۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ بیت المقدس کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن میں کسی نامعلوم ملک کے آدمی پیرا شوٹوں کے ذریعہ اترے۔ ان کی تلاش کی جا رہی ہے اور چند ایک کو گرفتار کر لیا گیا ہے

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ سارے ہندوستان میں پہلی دفعہ ۲۱ اکتوبر کو "بیڑے کا دن" منایا جاسکے گا ہے۔ تمام بڑی بندرگاہوں میں خاص بحری مظاہر ہوں گے جن میں پریڈ سلامی اور طیارہ شکن توپوں کے اور دوسرے مظاہرے ہونگے۔ نیز عام جلسے منعقد ہوں گے۔

شکاگو ۱۲ اکتوبر۔ امریکہ میں ۳۰ لاکھ وولٹ کی دو ایسی ایکس رے مشینیں مکمل ہوئی ہیں جو ایک منٹ چوڑے فولاد کے پار فوٹو لے سکتی ہیں۔ اس مشین کی مدد سے دھاتوں کی اندرونی خامیاں معلوم کرنے کے لئے سائنسدانوں کی طاقت دگنی ہوگئی ہے۔

ماسکو ۱۲ اکتوبر۔ کل وزیر اعظم چرچل اور مسٹر ایڈن کے اعزاز میں مارشل سٹالین نے لنچ دیا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادیوں کو صلح کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ صلح کے بعد اس قدر فوجیں رکھیں کہ وہ جنگ کے خطرہ کا سد باب کر سکیں۔

پیرس ۱۲ اکتوبر۔ پیرس میں سونے کی تجارت اور تبادلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ کے ان احکام کا مقصد ان لوگوں کی جائدادوں پر کنٹرول کرنا ہے۔ جنہوں نے فرانس پر جرمن قبضہ کے بعد روپیہ کمایا۔

ماسکو ۱۲ اکتوبر۔ ... کے مشرقی حصے سے روس کی بھاری توپوں نے

قادیان میں احرار کانفرنس کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

قادیان ۱۳ اکتوبر۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور کے حکم کی جو نقل موصول ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ہرگاہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مجلس احرار قادیان میں ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ایک کانفرنس کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ کہ یہ کانفرنس اس قسم کی ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کے شریک ہونے کا اندیشہ ہے۔ جن سے موجودہ حالات میں بہت بڑے فساد کا خطرہ ہے اور جو امن عامہ میں خلل واقع ہوئے بغیر منعقد نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا میں ایس۔ ای۔ ایبٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے نفاذ کے لئے یہ کافی وجوہ خیال کرتا ہوں اور یہ حکم دیتا ہوں کہ مذکورہ مجلس احرار کوئی کانفرنس ٹاؤن کمیٹی قادیان کی حدود کے اندر اور ان حدود کے دس میل تک نہ کریں۔ اور یہ بھی حکم دیتا ہوں کہ عوام کسی حال میں بھی اس قسم کی کانفرنس میں مذکورہ حدود کے اندر کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔ اس حکم کا نفاذ آج کی تاریخ سے دو ماہ تک یا اس وقت تک کہ میں اس حکم کو منسوخ کر دوں۔ رہے گا۔

آج ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط (ایس ای ایبٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب جواہر مہرہ عنبری
یا
محافظ شباب گولیاں رجسٹرڈ
یہ گولیاں نہایت ہی مقوی دل و دماغ اور صحیح معنوں میں محافظ شباب ہیں۔
قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان